السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مقروضوں، مجرموں اوران لوگوں کوزکوٰۃ دینا جائز ہے جن کے ذمہ دیت لازم ہواوروہ مدد کے طلب گار ہوں یاانہیں زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے درج ذیل آیت کریمہ میں مصارف زکوٰۃ کوبیان فرمایا ہے:

إِنَّمَا الصَّدَقـٰتُ لِلفُقَراءِ وَالمَسـٰكينِ وَالعـٰمِلينَ عَلَيها وَالمُؤَلَّفَةِ قُلوبُهُم وَفِى الرِّقابِ وَالغـٰرِمينَ وَفى سَبيلِ اللَّهِ وَابنِ السَّبيلِ ... ٦٠ سورة التوبة

صدقات (زکوٰۃ وخیرات) تو مفلسوں، محتاجوں اور کارکنان صدقات کا حق ہے اور ان لوگوں کا جن کی تالیف قلوب منظور ہے اور غلاموں کے آزاد کرانے اور قرض داروں کے قرض ادا کرنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں (کی مدد) میں (بھی یہ مال خرچ کرنا چاہیے)''

انہی مصارف میں سے مقروض بھی ہیں۔ مقروضوں کی دو قسمیں ہیں (1) وہ شخص جوایک بہت بڑی جماعت کے مابین صلح کرانے کی وجہ سے مقروض ہوگیا ہووہ اس طرح کہ دو قبیلوں یا دو بستیوں کے باشندوں کے خون یا مال کے تنازعات کی وجہ سے آپس میں عداوت و دشمنی پیدا ہوگئی ہو اور یہ شخص ان دونوں جماعتوں کی عداوتوں و دشمنی ختم کرانے اوران کے درمیان صلح کرانے کی ذمہ داری اٹھا لے، تو اسے زکوٰۃ دینا جائز ہے تاکہ یہ اپنی ذمہ داری کو پورا کرسکے، خواہ یہ دولت مند تو ہو لیکن اپنے مال کو خرچ نہ کرنا چاہیے اوراگر یہ اپنے مال کو خرچ کردے تو پھر اسے زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ (2) وہ مقروض جس نے کفار سے اپنے آپ کو رہائی دلانے کے لیے یا کسی مباح چیز کے خریدنے کے لیے یا کسی ایسی حرام چیز خریدنے کے لیے جس سے اس نے توبہ کرلی ہو، قرض لیا ہواوروہ فقیر ہو تو اسے اپنا قرض ادا کرنے کے لیے زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الجنائز: ج2 صفحہ132

محدث فتویٰ